صلّی اللہ علیہ وسلّم !) ان سے پوچھو کہ اگر تم صاحبِ ایمان ہوتو بتاؤ کہ تم پہلے اللہ کے نبیوں کی تحقیر و تذلیل کیوں کرتے تھے اور ان کی جان کے درپے کیوں ہوجایا کرتے تھے؟ (91)

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

تمہارے پاس موسیٰ علیہ السّلام واضح اور روشن دلائلِ وحی لے کر آیا تو تم نے، اس کے کوہِ طور پر جانے کے بعد، گوسالہ پرستی شروع کردی۔ اس طرح تم نے سرکشی کرتے ہوئے احکامِ الٰہی کو دوسری طرف ڈال دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگے۔ (92)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا
فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ
اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

جب کوہِ طور تمہارے اوپر سایہ فگن تھا، ہم نے تم سے یہ عہد لیا کہ ہم نے جو ضابطہء قانون تمہیں دیا ہے اس سے مضبوطی سے متمسّک رہنا اور اسے اچھی طرح سن لو، سمجھ لو۔ تم نے کہا کہ ہم نے سن لیا ہے، سمجھ لیا ہے مگر مانیں گے نہیں۔ تمہارے انکار کے باعث گوسالہ پرستی تمہارے دلوں کی گہرائیوں میں اتر گئی تھی۔ اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ان سے کہہ کہ اگر تم مومن ہوتو سوچو کہ افسوس ! تمہارا ایمان تمہیں کیسی بری بات کرنے کے لیے کہتا ہے۔ (93)

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !) ان سے کہہ کہ اگر دوسرے انسانوں، غیر اسرائیلیوں کے سوا، آخرت کا گھر جنّت، اللہ کے یہاں، صرف تمہارے ہی لیے مخصوص ہے، تو اس

کے حصول کے لیے مرنے کی تمنّا کرو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچّے ہو (اَلْجُمُعَةِ 6:62)۔ (94)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٩٥

انہوں نے دارالآخرۃ کا مستحق بننے کے لیے جو اعمال کیے ہیں یہ ان کی وجہ سے مرنے کی تمنّا ہر گز نہیں کریں گے۔ اللہ، قانون شکن لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (95)

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا ع 11 10 11
يَعْمَلُوْنَ ۝٩٦ ع

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تو یقیناً انہیں، سب لوگوں سے حتّٰی کہ مشرکوں سے بھی بڑھ کر اس زندگی کا حریص پائے گا۔ ان میں سے ہر ایک آرزو رکھتا ہے کہ اے کاش! اسے ہزار سال کی عمر مل جائے۔ یہ بات اسے عذاب سے بچا نہیں سکتی اگر وہ لمبی عمر بھی جیتا رہے۔ جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں، اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ (96)

معانقة 2 عند المتاخرين 12

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ
بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٩٧

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ جبریل علیہ السّلام پر معترض کیوں ہوتے ہو کہ وہ کسی غیر اسرائیلی کے پاس وحی لے کر کیوں آ گیا۔ اس نے تو اللہ کے حکم پر تیرے قلب پر وحی نازل کی ہے جو اپنے عملی نظام سے اُس وحی کو سچ کر کے دکھانے والی ہے جو ان کے پاس پہلے سے موجود ہے۔ یہ ہدایت، اور مومنین کے لیے بہترین نتائج کی خوش خبریوں کا سرچشمہ ہے۔ (97)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٩٨

جو کوئی ضابطۂ قانون دینے والے اللہ پر، وحی لانے والے جبریل علیہ السّلام پر، وحی انسانوں تک پہنچانے

والے اللہ کے رسولوں پر اور تدبیراتِ الٰہی کو بروئے کار لانے والے ملائکہ پر اور میکائیل علیہ السّلام پر اعتراض کرتا ہے تو اللہ ان کافروں کو سزا دینے والا ہے۔ (98)

وَلَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ‌ۚ وَمَا يَكۡفُرُ بِهَاۤ اِلَّا
الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۹۹﴾

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم نے تیری طرف وحی کے ذریعے واضح دلائل نازل کئے، ان کو تسلیم کرنے سے صرف وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو قوانین کے Pattern، نظم کو توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (99)

اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوۡا عَهۡدًا نَّبَذَهٗ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ‌ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ
لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾

یہاں تک کہ جب کبھی انہوں نے کسی سے عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اسے توڑ ڈالا۔ بلکہ ان کی اکثریّت ابدی اقدار پر ایمان ہی نہیں رکھتی۔ (100)

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ
نَبَذَ فَرِيۡقٌ مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ‌ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ
ظُهُوۡرِهِمۡ كَاَنَّهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول ایسا ضابطہء قانون لے کر آیا جو اپنے عملی نظام سے ان کے پاس پہلے سے موجود وحی کی صداقتوں کی تصدیق کرنے والا تھا، تو اہلِ کتاب میں سے ایک فریق نے اللہ کی اس کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا گویا وہ اس کو کوئی اہمیّت ہی نہیں دے رہے۔ (101)

وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّيٰطِيۡنُ عَلٰى مُلۡكِ سُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَمَا
كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ كَفَرُوۡا يُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ
السِّحۡرَ‌ۗ وَمَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَـكَيۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ
وَمَارُوۡتَ‌ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا

اور یہ یہود، شیاطین یعنی مخالفینِ دین کی طرف سے سلیمانؑ کی نبوّت کے خلاف کِذب بیانی اور افسانہ طرازی کے پیچھے لگ گئے۔ حال آں کہ سلیمانؑ نے وحی کی صداقتوں کو چھپایا نہ ان سے انکار کیا (سلاطین

نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْؕ وَلَقَدْ
عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍؕ
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴿۱۰۲﴾

(4/11) بلکہ دین کے مخالف سرغنوں نے ان صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور وہ لوگوں کو دقیق اور لطیف انداز میں دھوکے کی باتیں سکھاتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ بابل میں مبیّنہ ہاروت و ماروت فرشتوں پر کچھ نازل نہیں کیا گیا اور نہ وہ دونوں، کسی فردِ واحد کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ ''ہم ایک فتنہ ہیں، لہٰذا تُو وحی کی صداقتوں کا منکر ہوجا''۔ وہ یہود مبیّنہ طور پر ان دونوں سے ایسی باتیں سیکھتے تھے جن سے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی پڑ جائے۔ یہ یہود ان باتوں سے کسی کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے ماسوائے اس کے جو اللہ کے قانون کے مطابق کسی کو پہنچے۔ یہ جو کچھ سیکھتے ہیں، اس سے انہیں کچھ نقصان ہی ہوتا ہے، فائدہ نہیں پہنچتا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو شخص ایسے مفادات کا سودا کرتا ہے اس کا اُخروی زندگی میں کوئی حصّہ نہیں۔ اور یہ غلط قیمت ہے جس کا انہوں نے اپنی ذات کے عوض سودا کیا ہے۔ کاش! یہ اس حقیقت کو سمجھتے۔ (102)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌؕ لَوْ ع 12 7 12
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴿۱۰۳﴾ع

اگر وہ مستقل اقدارِ وحی (Permanent Values) پر ایمان رکھتے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے تو اللہ کے ہاں ان کے لیے بہتر اجر تھا۔ کاش! وہ یہ بات جان لیتے۔ (103)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْاؕ

اے ایمان والو! یہود کی طرح ''رَاعِنَا'' مت کہو یعنی یہ

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

مت کہو ''تم ہمیں احکام میں کچھ رعایت کرو'' (اَلنِّساء 46:4) اور ''اُنْظُرْنَا''، کہو یعنی کہو ''ہم پر نگرانی رکھیے تاکہ ہم بے راہ نہ ہوجائیں'' اور آپؐ کی طرف سے اللہ کے احکام سن کر ان کی اطاعت کیا کرو۔ کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (104)

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

اہلِ کتاب میں سے جو قرآن کی ابدی صداقتوں کو تسلیم نہیں کرتے اور، مشرکینِ عرب بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہیں تمہارے ربّ کی طرف سے وحی عطا ہو۔ اللہ وحی کی رحمت کے لیے جسے چاہتا ہے، مختص کرلیتا ہے اور اللہ عظیم نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے۔ (105)

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

قبل از قرآن کے جس حکم کو ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے فراموش کرادیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسا دے دیتے ہیں (اَلنّحل 101:16)۔ اے مخاطب! کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ کی ازلی و ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (106)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

کیا تجھے علم نہیں کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کامل اقتدار اللہ کا ہے۔ اللہ کے سوا کون ہے جو تمہارا کارساز اور مددگار ہوسکے۔ (107)

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے اس طرح کی باتیں پوچھو جس طرح کی اس سے پہلے موسیٰ علیہ السّلام سے اُن کی قوم کی طرف سے پوچھی جاتی تھیں۔ جس نے

ایمان کو کفر سے بدل لیا تو وہ اعتدال کی سیدھی راہ کھو بیٹھا۔(108)

الثلثة

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾

اہلِ کتاب میں سے اکثر یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان کو کفر کی طرف پھیر دیں، محض حسد کی بناء پر اور حق نکھر کر ان کے سامنے آجانے کے بعد۔ لہٰذا، تم ان سے درگزر کرو اور ان سے اعراض برتو یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے حتمی فیصلہ آجائے۔ بے شک، اللہ نے ہر چیز کے لیے قوانین مقرّر کر رکھے ہیں جن پر اسے کامل کنٹرول حاصل ہے۔(109)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

تم دین کا نظام قائم کرو اور ہر فردِ معاشرہ کو زکوٰۃ ----- سامانِ نشوونما بھی بہم پہنچاؤ۔ تم جو بھی عملِ خیر اپنی ذات کے لیے مستقبل کی زندگی کی خاطر آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے یہاں سے پالو گے۔ تمہارا ہر عمل اللہ کی نگاہ میں ہے۔(110)

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

کہتے ہیں کہ جنّت میں سوائے یہود و نصاریٰ کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ یہ محض ان کی جھوٹی آرزوئیں ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں کہہ دے کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچّے ہو تو اس کے لیے دلائل و براہین پیش کرو۔(111)

13 ع 9 13

بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

ہاں! جس نے اپنی پوری ذات کو اللہ کے قوانین کے سامنے جھکا دیا، surrender کر دیا اور اپنی زندگی

حسن کارانہ انداز سے بسر کی تو اس کا اجراس کے ربّ
کے ہاں محفوظ ہوتا ہے اور اسے کسی نقصان کا خوف ہوتا
ہے اور نہ کسی حق تلفی Curtailment کا۔ (112)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ
النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ
قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کے مذہب کی بنیاد کسی ابدی
حقائق پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودیوں کے
مسلک میں کوئی سچّائی نہیں حال آں کہ دونوں کتاب،
عہد نامہ عتیق وجدید، پڑھتے ہیں۔ اسی طرح کی باتیں
وہ لوگ کہتے ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے۔ سو، جن
امور میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، اللہ نتائجِ اعمال کو
سامنے لانے کے لیے، مرنے پر فوراً یک بارگی اُٹھا
کھڑا کرنے کے دن، ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا
ہے۔ (113)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا
اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ
يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ
کے قوانین کا ذکر کرنے سے روکے اور ان مراکز کی
تخریب کے لیے کوشاں ہو۔ ایسے لوگوں کے لیے
مناسب یہی تھا کہ وہ تخریبی کاموں کے نتائج سے
ڈرتے ہوئے ان مسجدوں میں داخل ہوتے۔ ان کے
لیے اس دنیا کی ذلّت و رسوائی ہے اور آخرت کا عظیم
عذاب بھی۔ (114)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

مشرق ہو یا مغرب، اللہ کائنات کی ہر سمت اور جہت
میں موجود ہے۔ پس تمہاری جدّ وجُہد کا رخ جس سمت کو

بھی ہوگا وہ اُسی منزل کی سمت ہوگی جدھر اللہ کے قوانین لے جانا چاہتے ہیں ، بے شک اللہ کا نظام ، علم اور وسعتوں کے اعتبار سے کائنات کو محیط ہے۔(115)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾

نصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ کا ایک بیٹا بھی ہے (بنی اسرآئیل 40:17، 111 ، مریم 35:19، 88، الکھف 4:18)۔وہ تو تمہارے ان تصوّرات سے بہت بلند ہے۔ بلکہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے، سب اس کے قوانین کے تابع ہے۔سب، اپنی قوّتوں کو ضائع کیے بغیر اُسی کے قوانین کے مطابق صرف کرتے ہوئے اس کے مقرّر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔(116)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾

اللہ، کائنات کو بغیر کسی مواد Material کے پہلی بار عدم سے وجود میں لانے والا Originator ہے۔ جب وہ کسی چیز کو وجود میں لانے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو اسے وجود پذیر ہونے کا حکم دے دیتا ہے تو اس کی تخلیق کی ابتداء ہوجاتی ہے۔(117)

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾

جو لوگ اللہ کے انتخابِ نبوّت کی حکمت کو نہیں جانتے (الانعام 125:6)، کہتے ہیں کہ اللہ بذریعہ وحی ہم سے ہم کلام کیوں نہیں ہوتا یا ہمارے پاس براہِ راست احکامِ وحی کیوں نہیں آتے۔ان سے پہلے بھی لوگ اس

قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان سب کی ذہنیّت ایک جیسی تھی۔ یہ باتیں ہم نے اُن لوگوں کے لیے بالوضاحت بیان کردی ہیں جو حقیقت کو سمجھتے اور تسلیم کرتے ہیں۔ (118)

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾

اے رسولؐ! ہم نے تجھے وحی دے کر بھیجا ہے، اعمالِ صالحہ کے مثبت اور ٹھوس نتائج کی خوش خبری دینے والا اور غلط اعمال کے تباہ کن نتائج سے خبردار کرنے والا۔ تجھ سے اہلِ جہنّم کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ (119)

وَلَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ الَّذِىۡ جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۲۰﴾

وقف منزل

اور یہ یہود ونصارٰی تجھ سے ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تُو ان کے مسلک و مشرب کی پَیروی نہ کرے۔ انہیں بتادے کہ صحیح راستہ وہی ہے جس کی طرف اللہ رہنمائی کرے۔ اگر تُو، وحی کے تیرے پاس آجانے کے بعد، ان کی خواہشات اور پست خیالات کی پَیروی کرے تو، نہ تو اللہ کے مقابلے میں تیرا کوئی دوست ہوگا اور نہ اس سے بچانے والا کوئی مددگار (الرّعد13:37)۔ (120)

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

ع 14 9 14

جن لوگوں کو ہم نے ضابطہٴ قانون دیا ہے وہ اس کی اس طرح اتباع کرتے ہیں جیسے اتباع کرنے کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس ضابطہٴ قانون پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس سے انکار کرتے ہیں تو ایسے ہی

لوگ ہیں جو اپنی ذات کا نقصان کرنے والے ہیں۔ (121)

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾

اے بنی اسرآئیل! تم ذرا زندگی کی اُن نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تمھیں عطا کی تھیں اور ہم عصر اقوام پر تمھیں فضیلت دی تھی۔ (122)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اُس دن کے لیے اپنی حفاظت کا سامان کر لیجیے جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کچھ کام نہیں آ سکتا اور نہ اس سے سزا کے عوض کوئی معاوضہ قبول کیا جاتا ہے اور نہ کوئی سفارش فائدہ مند ہوتی ہے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔ (123)

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢٤﴾

جب ابراہیم علیہ السّلام کو اس کے ربّ نے ایسے معاملات، امورِ زندگی سے دوچار کیا جن سے وہ دیکھ لے، اندازہ کر لے کہ اس کی صلاحیّتوں کی کس قدر نمو و نشوونما Development ہو چکی ہے تو اس نے ان حوادث کا مقابلہ کیا، ان پر پورا اُترا۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اب تمھیں --- سیرتِ ابراہیمی --- کو نوعِ انسانی کے لیے لیڈر، بہترین ماڈل بنانے والا ہوں۔ ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ اس منصب کے لیے میری اولاد میں سے بھی کسی کو منتخب کیا جا سکتا ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ قانون شکنی کرنے والوں کے لیے میرا یہ وعدہ نہیں۔ (124)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

اور ہم نے خانۂ کعبہ کو تمام انسانیّت کے لیے مرکز اور

مَقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ
اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾

مرجع اور امن کا مقام بنایا (اٰلِ عمران 96:3، المآئدۃ 97:5) اور کہا کہ تم بھی ابراہیمؑ جیسا مقام حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے مسلک و منہاج پر چلو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو حکم دیا کہ وہ میرے گھر، خانۂ کعبہ، کو میرے احکام و قوانین کے آگے جھک جانے والوں، اس گھر کا طواف کرنے والوں اور وہاں قیام کرکے انسانیّت کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوارنے اور ان کی شیرازہ بندی کرنے والوں کی خاطر، انسانوں کے خودساختہ نظریات و معتقدات سے منزّہ اور پاک کریں۔ (125)

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ
اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ
الۡاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى
عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۲۶﴾

ابراہیم علیہ السّلام نے التجا کی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! اِس شہر کو انسانیّت کے لیے امن کا مسکن بنادے (اٰلِ عمران 95:3، ابراھیم 35:14) اور یہاں کے رہنے والوں کے لیے، جو ان میں سے اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھیں، پھلوں اور دیگر پیداوار سے سامانِ زیست عطا فرما (ابراٰھیم 37:14)۔ اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کے قوانین کا منکر ہوتا ہے، اسے بھی تھوڑے سے دنیاوی مفاد حاصل رہتے ہیں (بنی آسرآئیل 18:17)۔ پھر آخرالامر، بے بسی کی حالت میں، وہ جہنّم کی طرف دھکیل دیے جاتے ہیں اور وہ سخت مصیبت کی جگہ ہے۔ (126)

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السّلام خانہ ء کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے، ان کے لبوں پر یہ دعائیں تھیں کہ اے ہمارے ربّ! ہماری اس سعی و کاوش کو شرفِ قبولیّت عطا فرما۔ بے شک تُو، دل میں پیدا ہونے والی آرزوؤں کو جانتا ہے اور ان تمنّاؤں کو سننے والا ہے۔(127)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

اے ہمارے ربّ! ہمارے لیے ایسے اسباب پیدا فرما دے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں تیرے قوانین واحکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہیں اور ہمیں فرائض کی پاسداری کے طور طریقے بھی بتا دیجیے اور اپنی نوازشات کا رخ ہماری طرف پھیر دیجیے۔ بے شک تُو سامانِ رحمت ونشو ونما لیے ہر اُس شخص کی طرف متوجّہ رہتا ہے جو اپنا رخ تیرے قوانین کی طرف کرے۔(128)

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع 15 8 15

اے ہمارے نشو ونما دینے والے! انہی میں سے ان کے لیے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیرے قوانین پیش کرے اور کتاب اور اس کی غرض و غایت، فلاسفی کی اس طرح تعلیم دے کہ ان کی صلاحیتوں کی نمود اور ان کی ذات کی نشوونما Development ہوتی جائے (الِ عمران 164:3، اَلْجُمُعَةِ 2:62)۔ بے شک، تُو غالب، قوّتوں والا اور صاحبِ حکمت

ہے۔(129)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٣٠

ابراہیم علیہ السّلام کے دین سے، سوائے اس کے اور کون پھر سکتا ہے جو کم عقل ہو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اس دنیاوی زندگی میں بھی برگزیدہ فرمایا اور اُخروی زندگی میں بھی اس کا شمار صالحین میں ہوگا۔(130)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٣١

جب اس کے ربّ نے اسے فرمایا کہ ہمارے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہو تو اس نے اعتراف کیا کہ میں نے اُس ربّ کے احکام و قوانین کے سامنے اپنی پوری شخصیّت کو جھکا دیا جو ساری اقوامِ عالم کی ربوبیّت کا ضامن ہے۔(131)

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٣٢ؕ

اور اِسی بات کی ابراہیم اور یعقوب عَلَیہِمَا السّلام نے اپنے بیٹوں کو وصیّت کی اے میرے بچّو! اللہ نے تمہارے لیے یہی دینِ اسلام بطور نظامِ حیات منتخب فرمایا ہے۔ لہٰذا، تم مرتے دم تک، اِسی دین کی پیروی کرتے رہنا۔(132)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٣

کیا تم لوگ اُس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ قریب المرگ تھے؟ اُس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد کس کے احکام کی تعمیل کرو گے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم آپ اور آپ کے آباء ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السّلام کے الٰہ کی محکومیّت اختیار کریں گے جو اِلٰہِ واحد ہے اور

ہم صرف اُسی کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہیں گے۔(133)

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾

یہ گروہِ انسانی تھا جو آگے گزر گیا۔ اس کے اعمال اُس کے لیے تھے اور تمہارے لیے وہ اعمال جو تم نے کیے اور تم سے ان کے اعمال کے متعلّق باز پرس نہیں ہوگی (البقرة141:2)۔(134)

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾

یہ کہتے ہیں کہ یہود یا نصاریٰ کا مسلک اختیار کرلو، اس طرح تم ہدایت کی راہ پالوگے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں بتادے کہ نہیں، بلکہ ابراہیمؑ کے مسلک کی پَیروی کرو جو ہر نوع کے غلط نظریات سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی اتبّاع کرنے والا تھا اور دین میں کسی غیر اللہ تصوّر کو شریک نہیں کرتا تھا (اٰلِ عمران 67:3، 95)۔(135)

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾

انہیں بتادو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس پر جو اُس نے ہماری طرف بذریعہ وحی نازل فرمایا ہے اور جو نازل فرمایا ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السّلام اور ان کی نسل کے انبیاء پر، اور جو موسیٰ، عیسیٰ عَلَیْھِمَا السّلام اور دیگر انبیاء کو ان کے ربّ نے عطا فرمایا۔ ہم ان انبیاء میں کسی قسم کا فرق و امتیاز نہیں کرتے (البقرة285:2) اور ہم صرف اُسی کے قوانین کے آگے جھکنے والے ہیں۔(136)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾

اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم لائے ہو تو پھر یہ اللہ کے متعیّن کردہ صحیح راستے پر ہوں گے۔ اور اگر یہ منہ پھیر لیں تو بلاشبہ یہ الگ راستہ اختیار کرلیں گے تو اللہ کا نظام ان کے مقابلے میں تمہاری حفاظت بھی کرے گا اور تمہیں تمہاری منزل پر بھی پہنچا دے گا۔ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (137)

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

یہ ہے اللہ کا دین اور اللہ کے دین سے بڑھ کر متوازن دین اور کون سا ہوسکتا ہے؟ اور ہم اسی کی محکومیّت میں رہنے والے ہیں۔ (138)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا تم اُس اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو جو ہمارا نشوونما دینے والا ہے اور تم سب کا بھی۔ ہمارے اعمال صرف ہمارے لیے ہیں اور تمہارا کیا صرف تمہارے لیے۔ اور ہم ہر طرف سے ہٹ کر صرف اُسی کے قانون کی راہ پر چلنے کے لیے اپنے آپ کو مختص کرچکے ہیں۔ (139)

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السّلام اور ان کی نسل سے دیگر انبیاء بنی اسرآئیل، یہودی اور نصرانی تھے۔ ان سے پوچھ کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اور جو شخص اللہ کی طرف سے ملی ہوئی حقیقتِ حال کو چھپانے کی کوشش کرے، اس سے زیادہ ظالم اخفائے شہادت کرنے والا کون ہے؟ جو کچھ تم کر

رہے ہو، اللہ اس سے غافل نہیں۔ (140)

ع 16 12 16
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ
وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

یہ ایک گروہِ انسانی تھا جو چلا گیا۔ ان کے اعمال ان کے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ تم سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔ (141)

الجزء 2 الثانی 2

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ
يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾

لوگوں میں سے جو کم عقل یہود و نصارٰی ملّتِ ابراہیمی سے رُوگردانی کر بیٹھے تھے (البقرة 2:130)، ضرور سوچتے اور پوچھتے ہیں کہ خانۂ کعبہ تو ساری انسانیت کا ایک ہی ہے جو مکّہ میں ہے (اٰلِ عمران 3:96) تو انہیں، اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا جس پر وہ قائم چلے آرہے تھے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتادے کہ اللہ، مشرق اور مغرب، ہر سمت میں موجود ہے۔ وہ سیدھی متوازن راہ کی طرف اُسی کو ہدایت دیتا ہے جو اُس راہ کو پانا چاہے۔ (142)

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ
مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾

اس طرح ہم نے تمہیں ایک مرکزی اُمّت بنادیا ہے، نہ کسی قوم کی طرف جھکی ہوئی اور نہ کسی سے کھنچی ہوئی، تاکہ تم پوری نوعِ انسانی کے اعمال کے نگران رہو اور رسولؐ تمہارے اعمال کا نگران ہو۔ اور ہم نے، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اس قبلے کو جس پر تو ہے، صرف اس لئے قبلۂ انسانیت بنایا (آلِ عمران 3:96) تاکہ ہم واضح کردیں کہ کون رسولؐ کی اتباع کرتا ہے اور کون سابقہ مسالک کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ یہ بات ان کے لیے بڑی گراں تھی بجُز اُن لوگوں کے جو